THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور متعلق خطوط و کتابت بنام مینیجر ہونے چاہئیں

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✿ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

قادیان دارالامان ۔۔۔ ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

نمبر ۶ | مورخہ ۲۰ ؍ جولائی ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ ؍ ذیقعد ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ گو کام میں مشغول ہیں۔ مگر گرمی اور کثرت کام کا اثر آپ کی صحت پر ضرور پڑ رہا ہے۔ چنانچہ آجکل کمزوری معدہ کے باعث تین بار دوائی کھاتے ہیں۔ ۱۸ کی شب کو قابوس کی تکلیف رہی۔ صبح فرمایا کہ معدہ سخت خراب ہو گیا ہے۔ حرم ثالث صحت میں ترقی کر رہے ہیں۔ گو ابھی تک بیٹھنے وغیرہ کی اجازت نہیں ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں دو تین دفعہ تھوڑی تھوڑی بارش ہوئی۔

اَلْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَة

نبوت مسیح موعودؑ

"میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع و اقسام کے نشان دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے۔ اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے۔ اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا۔ کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں اُمتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔ اور

میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوت محمدیہ ہے۔ جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے اور چونکہ میں محض ظل ہوں۔ اور امتی ہوں۔ اس لئے آنجناب کی اس سے کچھ کسر شان نہیں۔ اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے۔ یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں۔ تو کافر ہو جاؤں۔ اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔ یہ تو ممکن ہے کہ کلام الٰہی کے معنے کرنے میں بعض مواضع میں ایک وقت تک مجھ سے خطا ہو جائے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ میں شک کروں۔ کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے۔ پس وہ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ ایک خارق عادت کیفیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اپنی نورانی شعاعوں سے اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ وہ فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اپنی روحانی قوتوں کے ساتھ مجھے پُر کر دیتا ہے۔ وہ لذیذ اور فصیح اور راحت بخش ہے۔ اور ایک الٰہی ہیبت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور غیب کے بیان کرنے میں بخیل نہیں۔ بلکہ غیب کی نہریں اس میں چل رہی ہیں۔ لیکن بعض ہمارے مخالف جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اول تو یہ امواج غیبیہ عذاب جبر یا اسرار الٰہیہ کا ان کے الہامات میں نہیں اور خدائی طاقت اور شوکت ان کو چھو بھی نہیں گئی۔ علاوہ اسکے وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ انہیں معلوم نہیں کہ یہ الہامات انکے رحمانی ہیں یا شیطانی ہیں اور اسی وجہ سے ان کا عام عقیدہ ہے کہ الہام امور ظنیہ میں سے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ ایسے القاء خدا سے ہیں یا شیطان سے۔ پس ایسے الہاموں پر فخر کرنا جائے شرم ہے جنمیں سعادت کی بھی چمک نہیں۔ جس سے پتہ لگ سکے کہ وہ ضرور خدا کی طرف سے ہیں نہ شیطان کی طرف سے۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

حضرت مسیح موعودؑ

اخبار احمدیہ

رفتار چندہ خاص

۱۲ جولائی سے ۱۷ جولائی تک

نقد ۰ — ۷ — ۲۶۰۲

تبدیلی از قرضہ ۰ — ۰ — ۷۲۵

از تنخواہ ۰ — ۷ — ۱۰۵۰

میزان ۰ — ۱۴ — ۴۳۷۷

کل آمد تا ۱۷ جولائی نقد ۷ — ۱۱ — ۳۵۲۷۰

تبدیلی از قرضہ ۰ — ۰ — ۹۳۲۶

از تنخواہ ۰ — ۱ — ۵۲۵۶

میزان ۶ — ۱۲ — ۴۹۸۵۲

ناظر بیت المال ۔ قادیان

فہرست چندہ خاص انجمن احمدیہ پشاور

اسمائے گرامی	سوعدہ	وصول شدہ	بقایا
مولوی غلام رسول صاحب احمدی	۹۶	۹۶	۰
بابو محمد عالم صاحب احمدی	۱۰۰	۱۰۰	۰
ڈاکٹر فتح الدین صاحب احمدی	۲۰۰	۱۰۰	۱۰۰
جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب احمدی	۲۰۰	۲۰۰	۰
بابو عبد الکریم صاحب احمدی	۴۰	۴۰	۰
شیخ رحمت اللہ صاحب احمدی	۲۰۰	۲۰۰	۰
منشی غلام محمد صاحب احمدی	۴۰	۲۰	۲۰
مولوی محمد علی صاحب احمدی	۷۰	۷۰	۰
منشی عبد المجید صاحب احمدی	۸۰	۴۰	۴۰
بابو نظام الدین صاحب احمدی	۴۰	۱۵	۲۵
بابو ظہور الدین صاحب احمدی	۳۰	۳۰	۰
بابو علی حسن صاحب احمدی	۱۰۰	۱۰۰	۰
منشی وزیر بخش صاحب احمدی	۵	۰	۵
چودہری عبد الرحمن صاحب احمدی	۵۰	۰	۵۰
میاں محمد نذیر صاحب فاروقی احمدی	۲۵	۰	۲۵
بابو عبد الحق صاحب احمدی	۷۰	۰	۷۰
قاضی محمد یوسف صاحب احمدی	۱۰۰	۰	۱۰۰
بابو مشتاق احمد صاحب مقیم لنڈی کوتل	۵۰	۰	۵۰
ڈاکٹر عبد الغفار خان صاحب احمدی	۱۶۸	۱۶۸	۰
صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب احمدی	۱۵۰	۱۵۰	۰

عبد المجید احمدی ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ۔ پشاور

ایک رؤیا

میں نے خواب میں دیکھا جلسہ سالانہ ہے مسجد نور میں کئی ہزار آدمیوں کا مجمع ہے۔ میرا اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے سر کے بالوں سے پکڑ لیا۔ اور کہا یہ عیسائیوں سے مشابہت کیسی ہے میں نے عرض کیا معاف فرما دیں۔ جلسہ سے اٹھ کر پہلا کام یہی کروں گا کہ ان بالوں کو درست کراؤں۔ حضور نے اجازت دیدی پاس ہی ایک حجام کھڑا تھا۔ ایسا معلوم ہوا کہ وہ اسی ارادہ سے کھڑا ہے۔ حضور اقدس نے مشین لیکر میری حجامت کر دی۔ صبح اٹھ کر حجام کو بلوایا۔ اور اس کے پاس مشین نہ تھی پھر دوسرا بلایا۔ جس کے پاس مشین ہو۔ اور پھر اسی طرح حجامت بنوائی جو مسیح موعودؑ نے رات بتائی تھی۔ عاجز غلام حسین انسپکٹر انکم ٹیکس جہلم

اعلان نکاح

میرے لڑکے سلطان علی ساکن رحم آباد ضلع گورداسپور کا نکاح عنایت بیگم بنت شیخ عبد الحق احمدی سکنہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور کے ساتھ بالعوض مبلغ ۵۰۰ مہر پر مورخہ ۸ جولائی ۱۹۲۳ء مولوی سکندر علی صاحب احمدی نے پڑھا

علی گوہر احمدی

ولادت

مورخہ ۳ جولائی کو خاکسار کے گھر لڑکی تولد ہوئی نام زینب بی بی رکھا گیا احباب دعا فرماویں کہ خدا مولودہ کو والدین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار اہی بخش گنجی از کنانور ۔

درخواست دعا

منشی اللہ یار صاحب ایک مخلص احمدی برادر ہیں اور ان پر اسوقت ایک سخت مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ بالکل بے قصور اور بے گناہ ہیں تمام احباب دعا کریں کہ خدا و ند کریم ان کو رہا کر دے۔ آمین۔

خاکسار محمد خان ۔ مولوی فاضل از کوٹ قیصرانی

انگریزی خوانوں کیلئے موقع

عراق عرب کے لئے حسب ذیل عہدہ داروں کی ضرورت ہے۔ فوراً جی ۸ ۱۲ پاؤنیر پریس الہ آباد کو درخواستیں بھیجکر جواب منگائیں ہر درخواست کے ساتھ ۱ کا ٹکٹ دار لفافہ جواب کے لئے درکار ہے۔ ایک ہیڈ کلرک ۲۵۰ روپیہ ماہوار۔ تین محاسب ۲۲۰ روپیہ ماہوار فی کس۔ تین ٹائپسٹ ۱۵۰ روپیہ ماہوار فی کس۔ دو جونیئر کلرک ۱۲۰ روپیہ ماہوار فی کس ۔ ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء

عراق عرب کی حکمبرداری

عراق عرب کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کی پالیسی شروع سے اس قسم کی رہی ہے جس سے کئی قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور چونکہ عراق عرب وہ پاک سرزمین ہے۔ جس سے تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات وابستہ ہیں۔ اس لئے ان میں اس پالیسی نے سخت بے چینی اور اضطراب پیدا کر رکھا ہے۔ ہاں پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دور اندیشی اور عاقبت بینی سے کام لیکر ایسی صورت اختیار کی جاتی۔ جس سے مسلمانوں کا جوش اور ہیجان دُور ہو جاتا۔ یا کم از کم اس میں کمی آجاتی۔ لیکن افسوس کہ اس پالیسی کے خلاف پارلیمنٹ میں آواز اُٹھانے اور سخت خطرات پیش کرنے پر بھی وزیر نو آبادیات نے اختیار کردہ پالیسی کو مفید اور حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اسی پر کاربند رہنا ضروری قرار دیا ہے۔

۱۱ جولائی کو دیوان عام میں جب یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ برطانیہ عراق عرب کو خالی کردے۔ اور سر ڈونلڈ میکلین محرک نے دفتر نو آبادیات کے اس کے متعلق مصارف کم کئے جانے کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ عراق کے عرب ناراض اور آزادی کے خواہاں ہیں۔ تو مسٹر چرچل وزیر نو آبادیات نے کہا کہ عراق کا خرچ ۲۵ ملین پونڈ کی بجائے دس ملین پونڈ کر دیا گیا ہے۔ اور امید ظاہر کی کہ اگلے سال یہ خرچ صرف ۵ ملین پونڈ رہ جائیگا۔ اور اسی طرح سال بسال کم ہوتا جائیگا۔ کیونکہ گذشتہ ڈیڑھ سال میں عراق یا فلسطین میں امپیریل فوج کا ایک سپاہی یا ایک افسر بھی قتل نہیں ہوا۔ اور ان انتظامات میں جو عراق کی اندرونی اور بیرونی حفاظت عرب کی امپیریل سپاہ یا ہوائی فوج کرے۔ بہت کامیابی ہوئی ہے۔

اسکے بعد مسٹر چرچل نے عربوں کی ناراضی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکمبرداری کے لفظ کے متعلق مشرق میں ایک غیر معمولی بدگمانی پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے رتبہ کی تحقیر ہوتی ہے۔ اور عراق کی حکومت چاہتی ہے کہ حکمبرداری کی دردسری کے بغیر ہی برطانیہ سے براہ راست معاملہ کرے۔ اور برطانیہ کو ملک کے مہذب اور خوشحال بنانے میں مدد دینے کے معاوضہ میں رعایت دینے کے لئے بھی تیار ہے۔ لیکن دیگر دول اس کو منظور نہ کرینگی۔

اس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ حکمبرداری کا جو کچھ بھی مفہوم ہے۔ اسے عرب سخت ناپسند کر رہے ہیں۔ اور عراق کی حکومت بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن اس اعتراف کے ساتھ ہی مسٹر چرچل کا یہ بیان نہایت حیرت انگیز ہے کہ جن عراقیوں نے ترک حکمبرداری کا مطالبہ کیا تھا۔ وہی اب کہتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کو اس امر پر راضی کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ انگریزوں کے واپس چلے جانے کی بجائے وہ ان کی حکمبرداری قبول کرلیں۔

حکمبرداری کے "لفظ" کے متعلق "غیر معمولی بدگمانی" کے باوجود ایسے عراقیوں کا "جو خود "ترک حکمبرداری کا مطالبہ" کر چکے ہیں۔ دوسروں سے حکمبرداری قبول کرانے کی کوشش کرنے کے وعدہ کی حقیقت آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی اور اس کے سمجھنے میں عربی اخبارات کی وجہ سے اور بھی زیادہ دقت پیش آتی ہے۔ جنمیں سے دمشق کے ممتاز اخبار "فتی العرب" کا یہ بیان ہے کہ "برطانوی ہائی کمشنر سر پرسی کاکس نے بعض بدوی معززین کو بھڑکا دیا ہے۔ اور بدویوں نے اس سے متاثر ہو کر شاہ فیصل کے محل پر گولیاں چلا کر یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ برطانوی حکمبرداری عراق کی تائید کریں"۔

ہائی کمشنر کے متعلق یہ خیال درست ہو یا غلط۔ لیکن اسمیں تو شک نہیں کہ وہ لوگ جو عراق میں برطانوی حکمبرداری کی تائید میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور جن کا ذکر مسٹر چرچل نے بڑے فخر کے ساتھ کیا ہے۔ ان کے متعلق اہل عراق یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ وہ انگریزوں کے ہاتھ میں بطور کٹھ پتلی کام کر رہے ہیں۔ اور اپنے ملک کے دشمن ہیں۔ پس جب حکمبرداری کی تائید کرنے والوں کے متعلق لوگوں کے یہ خیالات ہوں تو ان کی کوششوں کا اثر معلوم۔ اور حکمبرداری کیلئے لوگوں کو راضی کرنے کی حقیقت ظاہر۔

اگر گورنمنٹ برطانیہ کو عراق عرب کی حکمبرداری میں اپنا کوئی فائدہ مدنظر نہیں۔ اور ان ممالک سے خود مفاد حاصل کرنا نہیں چاہتی۔ بلکہ جیسا کہ بار بار بتایا جاتا ہے۔ اس کی غرض ان ممالک کی ترقی اور خوشحالی میں مدد کرنا ہے۔ تو کیا یہ مناسب نہیں کہ اہل عراق کی ناراضگی و ناپسندیدگی۔ تمام مسلمانوں کی بے چینی و گھبراہٹ اور مصارف کثیرہ کے بار کو حکمبرداری کے جھمیلے پر ترجیح دی جائے۔ اور عراق عرب کو اپنے حال میں رہنے دیا جائے۔

اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں حکمبرداری اور انگریزوں کی وہاں موجودگی کا جو اثر ہوا ہے۔ اس سے جہاں ان لوگوں کو اپنی آزادی اور خودمختاری کے متعلق اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں رنج اور افسوس کے ساتھ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ بعض ایسی خرابیاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ جو ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تشویش انگیز ہیں۔ اور جو حکمبردار حکومت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ حال ہی میں ایک اینگلو انڈین اخبار کے نامہ نگار مقیم بصرہ نے عراق عرب میں شراب نوشی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "۱۵ اور ۱۶ برس کے عرب بچے ریلوے سٹیشنوں پر لوگوں کی منت سماجت کرتے پھرتے ہیں۔ خیرات کے لئے نہیں۔ بلکہ "تھوڑی سی وسکی" اور "ذرا سی شراب" کے لئے۔ مسلمان ان ہوٹلوں میں زیادہ جاتے ہیں۔ جہاں شراب مل سکتی ہے۔ شتر کی الاسٹس یافتہ دوکانیں۔ قہوہ خانوں کی جگہ لیتی جاتی ہیں جہاں لوگ تفریح کے لئے جمع ہوا کرتے ہیں"۔

اگرچہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی طرح وہاں کے مسلمانوں کی مذہبی حالت پہلے بھی قابل تعریف نہ تھی۔ اور وہ مقدس سرزمین جہاں سے اس [illegible] سورج طلوع ہو کر ساری دنیا پر پرتو فگن ہوا۔ نااہل اخلاف کی وجہ سے افسوسناک حالت میں تھی۔ لیکن پھر بھی علی الاعلان احکام اسلام کی تحقیر کی اس [illegible] تھی۔ لیکن اب جبکہ

منتظم حکام کی طرف سے عوام کو غیر مشروع افعال کرنے کی آزادی مل گئی۔ اور اس کیلئے سامان میسر آ گئے۔ تو ان کی تعلیم اسلام سے کوری اور احکام اسلام سے لاپروا طبائع کو کھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ اور شراب جیسی مردود چیز نے وہاں ایسے پاؤں پھیلائے کہ بڑے تو بڑے خورد سال بچے بھی اس کی چاٹ میں تلملاتے پھرتے ہیں۔

جس قوم کے چھوٹے بڑوں کی یہ حالت ہو۔ اس کی تباہی اور بربادی میں کیا شک شبہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے متعلق بوجہ اس کے سامان کھلانے کے ہم جس قدر بھی رنج و افسوس کریں۔ کم ہے۔

چونکہ اس قسم کی برائیوں اور تباہی لانیوالی چیزوں کی ذمہ داری حکمران طاقت پر ڈالی جاتی ہے۔ اور اس طرح برطانیہ کے خلاف مسلمانوں میں جو برطانیہ کی رعایا کا بہت بڑا حصہ ہیں۔ عام جذبہ ناراضگی پیدا کیا جاتا ہے۔ اسلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ حکمرداری کی ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کر لی جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ اگر کچھ تعلق ہو تو صرف اتنا جتنا ان ممالک کے ذمہ دار لوگ اپنی رضا اور محبت سے رکھنا چاہیں۔

متاہل زیادہ عمر پاتے ہیں یا مجرد؟

اسلام نے جس قدر نکاح کرنے پر زور دیا۔ اور تجرد کی زندگی کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا۔ اور تجرد کو اسلام کے خلاف ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ نوجوانوں کو بالخصوص مخاطب کر کے فرمایا۔

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء۔

اے نوجوانوں کے گروہ تم میں سے جو عورت کو نان و نفقہ دے سکے۔ وہ شادی کرے کیونکہ اس سے آنکھ بدی سے بچتی اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس میں استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے۔ کیونکہ وہ اس کے لئے وجاء یعنی قوت شہوت کو توڑنے والے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں عیسائیت نے تجرد کو پسند کیا۔ اور بائبل بتاتی ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی عمر اسی حالت میں گذاری۔ پہلے تو یہ طریق بحیثیت مذہب کے مروج رہا۔ لیکن پھر فیشن میں داخل ہو گیا۔ اور عیش پسندی نے یورپ کے عیش پرستوں کو نکاح کی قیود سے آزاد کر دیا۔ جس کا نتیجہ یورپ میں تباہی خیز نکل رہا ہے۔ اب وہاں کے محققین کو خیال پیدا ہوا کہ معلوم کریں۔ متاہل لوگ زیادہ مرتے ہیں یا مجرد۔ اس کے متعلق "کارنل یونیورسٹی امریکہ کے "پروفیسر ولکاکس" نے کنواروں اور شادی شدہ اشخاص کی شرح اموات کے متعلق جو اعداد شائع کئے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مجرد اشخاص کی شرح اموات بہ مقابلہ متاہل کے بقدر ۱۱ فیصدی کے زائد ہوتی ہے۔ اور بقدر ۱۹ فیصدی کے خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں پورا حصہ مجرد اشخاص کا ہوتا ہے۔" (معارف بحوالہ امریکن جنرل آف میڈیکل ایسوسی ایشن)

اس سے سمجھ لیا جائے۔ کہ کس مذہب کا حکم بنی نوع انسان کے لئے مفید اور فائدہ رسان ہے۔ جو شادی کرنے کی تاکید کرتا ہے یا اس مذہب کا جو مجردانہ زندگی کو متاہلانہ زندگی پر فضیلت دیتا ہے۔ ہمارے وطنی آریہ سماجی فرقہ کو بھی بانی آریہ سماج کی اس حقیقت نوازی پر کہ مجرد رہنا لمبی عمر لینے کا باعث ہے۔ مندرجہ بالا تحقیقات کی روشنی میں غور کرنا چاہیے۔

یورپ میں عورتوں کی کثرت

ہم پچھلے دنوں یہ خبر شائع کر چکے ہیں۔ کہ برلن میں جو مردم شماری کے اعداد شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں ڈھائی کروڑ سے زیادہ ہے یعنی ان کے لئے خاوندوں کا میسر آنا ناممکن ہے۔ اسی قسم کی مشکل باقی ممالک کو بھی درپیش ہے۔ جس کا یورپ کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ کیونکہ ایک طرف عیسائیت ایک سے زیادہ بیویاں کرنے سے روکتی ہے۔ اور دوسری طرف یورپ کے قوانین بھی [illegible] طور پر ایک عورت سے زیادہ بیویاں بنانے کے راستہ میں مزاحم ہیں۔ اس مذہبی تعلیم اور قانونی رکاوٹ کی موجودگی میں ان کثیر التعداد عورتوں کا جو حشر ہو گا اور ہو رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر کیوں دانایان فرنگ کو وہ راستہ نظر نہیں آتا۔ جس پر چلنے سے ان خطرات کا سدباب ہو جاتا ہے۔ جو یورپ کو دھمکا رہے ہیں۔ اور وہ وہی رستہ ہے۔ جس کی اسلام نے اس طرح تعلیم دی ہے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع۔ ایک وقت میں دو دو تین تین چار چار تک عورتیں ایک مرد کے نکاح میں آ سکتی ہیں۔

قرآن کریم کی عظمت اور اہل مغرب

جارج سیل کے انگریزی ترجمہ کے نئے ایڈیشن پر ولائتی اخبار نیر ایسٹ ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے

"ہم (حضرت) محمد (صلعم) کی تعلیم و ارشادات کے متعلق خواہ کچھ خیال کریں۔ مگر یہ ہمیں ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آغاز تخیل کے لحاظ سے قرآن کریم ایک محیر العقول معجزنما صحیفہ ہے۔ اور اگرچہ اس کی زبان اور خیالات جو اس میں درج ہیں۔ ہماری اپنی زبان اور خیالات سے بہت مختلف ہیں۔ لیکن اگر ہم ان کی عظمت و فضیلت اور اکثر حالات میں ان کے حسن و خوبی (خواہ یہ خیالات ترجمہ کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کئے جائیں) کو تسلیم نہ کریں۔ تو ہم فی الحقیقت عقل و دانش سے بیگانہ ہیں۔ مسٹر ڈینیسن راس نے قرآن کریم کے موجودہ ایڈیشن پر جو مقدمہ لکھا ہے اسمیں تحریر کیا ہے۔ "یہ تیرہ سو سال کے تمام انقلابات کے دوران میں قرآن کریم تمام ترکوں، ایرانیوں اور ہندوستانیوں کی تقریباً نصف آبادی کا صحیفہ مقدس رہا ہے۔" اور وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ایسی کتاب جیسی کہ قرآن کریم ہے اس امر کی مستحق ہے کہ مغرب کے گھر گھر گوشے میں پڑھی جائے خصوصاً دور حاضر میں جبکہ موجودہ ایجادوں کے ذریعہ انسان چشم زدن میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچ جاتا ہے اور جبکہ مفاد عامہ تمام دنیا کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔"

قرآن کریم کے متعلق بیان سے اس ترجمہ کی بڑھکر قدر کی گئی ہے۔ جو ایک عیسائی نے کیا ہے۔ جس کا الفاظ سے بلند ہونا ممکن نہیں ہے۔ اور یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اس میں وہ خوبیاں دکھائی گئی ہونگی۔ جو خدا کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کے تمدنی احکام

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

سورۃ الحجرات کی ابتدائی پانچ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

متمدن اور غیر متمدن اقوام

آج میں ایک تمدنی معاملہ کے متعلق توجہ دلاتا ہوں۔ چونکہ میرے گلے میں تکلیف ہے۔ اس لئے زیادہ نہیں بول سکتا۔ اور مختصراً یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی قوم ترقی کرنا چاہتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اسکو بڑھانا چاہتا ہے۔ تو اس قوم کا تمدن بھی ترقی کرتا ہے۔ غور کرو۔ چوڑھوں چماروں کے مقابلہ میں پڑھے لکھے لوگوں کی عقل تو زیادہ تیز ہوتی ہے مگر دوسری اقوام بھی جو پڑھی لکھی بھی نہیں ہیں ان سے تعلق رکھنے والے ان پڑھوں کی عقلیں بھی مقابلۃً ان سے تیز ہوتی ہیں۔ چوڑھے وغیرہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ فرق کیوں ہے۔ اس لئے کہ ایک تو تعلیم کا اثر ہے اور ایک تمدن کا۔ جس رنگ میں یہ قومیں باتیں کرینگی وہ بہت ادنیٰ درجہ ہوگا۔ ان کی باتیں ادنےٰ ہونگی۔ اور گالیاں دینگے۔ بات میں خشونت ہوگی۔ عورتوں سے سختی کرینگے۔ جب بات کرینگے تو ادب اور لحاظ نہیں ہوگا۔ مگر جو قومیں شریف ہیں ان کی حالت ان سے مختلف ہوگی۔ علاوہ علم کے دولت اور حکومت سے بھی بات کرنے کا طریق بدل جاتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ میل ملاپ کے طریق۔ بڑوں سے بات کرنے کے آداب۔ بیوی خاوند کے تعلقات ان سب باتوں میں علم کے ساتھ ساتھ ترقی ہوتی ہے اور صفائی آتی ہے۔ جو قومیں گرتی ہیں۔ وہ ان معاملات میں بھی گر جاتی ہیں۔

ہندوستانی اور یورپین

ہمارے ملک کے لوگ اخلاق کے لحاظ سے یوں تو یورپ والوں سے اچھے ہیں۔ مگر تعلیم و تربیت نے ایک تغیر کر دیا۔ جو ہمارے ملک والوں میں نہیں ان میں ہے۔ مثلاً ولایت والوں کی یہ حالت ہے کہ اگر سٹیشن پر لوگ ٹکٹ لینے کے لئے جمع ہوں تو وہ اس ترتیب سے کھڑے ہونگے۔ جس سے آئینگے۔ دوسرا پہلے سے آگے نہیں بڑھیگا۔ اور تیسرا دوسرے سے آگے نہیں بلکہ پیچھے کھڑا ہوگا۔ اور اس طرح ایک لمبی قطار بن جائیگی۔ اور سب یکے بعد دیگرے ٹکٹ لینگے۔ کوئی شخص لائن کو توڑ کر آگے نہیں بڑھیگا۔ مگر ہمارے یہاں اس کے برخلاف آنیاں چلا کرتی ہیں۔ یہ تمدن کی اصلاح تعلیم اور حکومت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس جو قومیں ترقی کرتی ہیں ان کا تمدن بھی ترقی کرتا ہے۔

اصلاح اخلاق

بعض باتیں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعض میں ادنیٰ کی اصلاح سے اعلیٰ کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور بعض اعلیٰ کی اصلاح ادنیٰ سے ہوتی ہے۔ اس کے مطابق اگر ظاہری صفائی ہو تو اخلاق بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ اگر کھانے پینے کی چیزیں عمدہ ہوں اور مناسب طریق پر ان کو کھایا جائے تو اس سے جو جسم کے ذرات تیار ہوں گے۔ وہ اعلیٰ اخلاق کا موجب ہونگے۔ پس اگر جسم کی نشو و نما مناسب طور پر ہو تو اسکا نتیجہ اخلاق کی درستی ہوتا ہے۔ اور اخلاق کی درستی کے لئے تمدن کی اصلاح بھی ضروری ہے۔

اصلاح تمدن اور قرآن کریم

اس سورۃ میں بعض وہ اخلاق بیان کئے گئے ہیں جو بظاہر معمولی ہیں۔ مگر قرآن کریم میں خصوصیت سے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے مقابلہ میں اور احکام ہیں جو بڑے ہیں۔ مگر ان کا ذکر نہیں۔ مثلاً سنتوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ بعض احکام کو ضمناً بیان نہیں کیا بلکہ ابتداء صورت ہی میں ان کو بیان کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ احکام تمدن اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا اثر قوم پر پڑتا ہے۔ بظاہر یہ موٹی موٹی باتیں ہیں۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے کس قدر اہم ہیں۔ اور ان کی کس قدر تاکید فرمائی ہے۔

رسول اور خلفاء کی رائے پر تقدم نہ کرو

اصل حکم تو یہ بات نہیں مگر نتیجہ میں نکل آتی ہے کہ رسول کی رائے ظاہر کرنے سے پہلے کسی معاملہ کے متعلق پہلے ہی سے اپنی رائے نہ کیا کرو۔ کہ ہماری اس معاملہ میں یہ رائے ہے۔ جب تک رسول کی رائے نہ معلوم ہو جائے اور نہ رسول کے بولتے ہوئے بولنا چاہیئے۔ جب رسول بول چکے۔ تب بولنا چاہیئے۔ اس کو قرآن کریم میں نازل فرمایا۔ اور سورۃ کو شروع ہی اسطرح کیا۔

یا ایہا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جس وقت اللہ تعالےٰ کے احکام بیان کئے جا رہے ہوں۔ یا رسول گفتگو کر رہے ہوں۔ ان سے مت آگے بڑھا کرو۔ ان کے مقابلہ میں مت بات کیا کرو۔ عربی کے محاورہ میں قدم کسی کے سامنے بولنے کو بھی کہتے ہیں۔ تو اس کے معنے ہوئے کہ اللہ اور رسول کے سامنے نہ بولا کرو۔ واتقوا اللہ۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بات بظاہر معمولی ہے۔ مگر اس کا اثر تقویٰ پر پڑتا ہے۔ پھر فرمایا۔ ان اللہ سمیع علیم۔ کہ تمہیں خیال ہوگا۔ کہ اگر ہم نہ بولے تو ہماری بات ہی سنی نہ جائیگی۔ فرمایا دین کا معاملہ تو خدا سے ہے۔ وہ تو سنیگا۔ اگر رسول یا اسکا خلیفہ نہیں سنیگا۔ تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ جس کے ساتھ معاملہ ہے۔ وہ دل کی حالت کو جانتا اور ہر ایک آواز کو سن لیتا ہے۔ اگر دین ہے تو یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اگر دین نہیں اور دنیا ہے۔ تو پھر کچھ کہنا ہی نہیں۔ رسول کو

اگر تعلق ہے تو اس لئے کہ خدا کا حکم ہے اور خدا ہی کیلئے تعلق ہے۔ مومن اگر اطاعت کرتا ہے۔ اللہ کے لئے کرتا ہے۔ ورنہ بندے کا بندے سے کیا تعلق۔

نبی اور خلفا کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو

دوسری بات یہ فرمائی۔ یایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ اگر رسول بیٹھا ہو۔ اور کوئی بات بیان کرے تو اس سے [illegible] آواز میں بات نہ کی جائے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بات کرے اور سامنے معترض ہو کر اپنی بات کو واضح کیجئے تو جواب میں وہ شخص اپنی بات کو واضح کرنے اور کلام پر زور دینے کے لئے زور سے بولتا ہے اور یہ صورت ایک مباحثہ کی ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق سکھلایا کہ اگر رسول تمہاری بات واضح کرنے کے لئے سوال کرے تو بلند آواز سے نہ بولو۔ آپ کی آواز سے تمہاری آواز نیچی رہے۔ زور اس لئے دیا جاتا ہے کہ بات مانی جائے۔ یہ طریق درست نہیں۔ رسول اور اس کا نائب مشورہ کو مانتے بھی ہیں۔ مجھے تو اس سات سال کے عرصہ میں یاد نہیں کہ احباب نے مشورہ دیا ہو اور میں نے اس مشورہ کو رد کر دیا ہو گو ہمیں حق ہے کہ ہم رد کر دیں۔ تم اپنی حکم کی صورت اختیار نہ کرو۔ جس سے ظاہر ہو کہ تم حاکم ہو اور وہ محکوم ہیں۔ بلکہ اپنی آواز ان کی آواز سے تو بہر حال اونچی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر رسول یا اس کا نائب بات کہنے میں بلند آواز استعمال کریں۔ تب بھی تمہیں نیچی ہی آواز رکھنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی آواز

حضرت صاحب کو دیکھا ہے۔ کہ بعض اوقات بات کہتے ہوئے اس قدر بلند آواز سے بولتے تھے کہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں آپ کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔ لیکن اس حالت میں بھی تمہاری آواز نیچی ہی رہے۔

ادب سے ایمان پیدا ہوتا ہے

اگر ایسا نہیں کرو گے تو ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں۔ اور تم کو پتہ بھی نہ لگے یہ کتنی چھوٹی بات ہے۔ مگر نتیجہ کتنا خطرناک ہے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان کسی کے مقابلہ میں بلند آواز سے بولتا ہے۔ تو اس کا ادب دل سے نکل جاتا ہے۔ اور جب ادب نہ ہو تو محبت بھی کم ہو جاتی ہے اور محبت کے کم ہونے کے ساتھ ایمان بھی کم ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان نہ تھے۔ مگر ایمان کو آپ سے وابستہ کر دیا گیا تھا۔ آپ سے اگر تعلق کم ہو گا۔ تو اسی قدر ایمان میں کمی آئیگی۔ اور جس قدر آپ سے محبت بڑھیگی اسی قدر ایمان میں مضبوطی اور ترقی ہوگی۔ یہی خدا کے پیاروں اور ان کے غیروں میں فرق ہے۔ خدا کے پیاروں سے محبت میں جس قدر کمی ہوگی۔ اتنا ہی ایمان کم ہو گا۔ اور جس قدر ان سے تعلق محبت بڑھیگا اسی قدر ایمان بڑھیگا۔ خدا کے پیاروں سے تعلق توڑنے والے خواہ کتنی ہی نمازیں پڑھیں۔ روزے رکھیں۔ اور زکوٰۃ دیں مگر نتیجہ ان کے ایمان کا یہی ہو گا۔

رسول کے سامنے آواز بلند نہ کرنے کا نتیجہ

فرمایا کہ ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی۔ وہ لوگ جو رسول کے سامنے اپنی آواز کو دباتے اور نیچی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کر لیا ہے ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم ہے۔

دروازہ پر آواز دینا

پھر ایک اور ادب سکھلایا ہے۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون الآیۃ بعض لوگ ہوتے ہیں آواز دیتے یا دروازے پر زور سے کھٹکھٹا دیتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ کیونکہ وہ نہیں سمجھتے کہ جو شخص اندر بیٹھا بھی خدمت دین میں مصروف ہے۔ اور باہر بھی دین کی بہتری ہی کی فکر میں ہے۔ وہ جب باہر نکلیگا تو اس وقت مل لینگے۔ اس کے کام میں خلل انداز ہونا درست نہیں اگر یہ صبر کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

احکام خاص خطاب عام

یہ چند آداب ہیں جنکا ہمارے دوستوں کو بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بعض احکام خاص ہوتے ہیں۔ مگر ان سے مراد عام ہوتی ہے۔ بعض میں رسول کریم مخاطب ہیں مگر ان میں آپ کے نائب بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور بعض عام لوگوں کے لئے بھی ہوتے ہیں۔ اگر ان کو خاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا جائے تو اس سے ہماری شریعت ناکمل ہو جاتی ہے اسلئے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی جہاں رسول اور اس کے جانشین کیلئے ہے وہاں مجلس کے صدر کے لئے بھی ہے۔ حضرت صاحب کی مجلس میں ایک شخص بلند آواز سے بولتا تھا۔ آپ نے اسکو اسی آیت کے ذریعہ سمجھایا تھا۔ مجلس میں جو صدر مجلس ہو اس کے سامنے بھی زیادہ اونچی آواز نہیں کرنی چاہیئے۔ دوستوں کو ان آداب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جب تک مشورہ طلب نہ کیا جائے نہیں بولنا چاہیئے۔ اور رسول اور اس کے قائم مقام سے پہلے نہیں بولنا چاہیئے۔ اور ان سے اونچی آواز نہیں ہونی چاہیئے۔

آخری حکم پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

میں خصوصیت سے آخری حکم کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور اس حکم پر توجہ دلانے کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ چونکہ ارادہ ہے کہ اس دفعہ [illegible] کے نوٹ مکمل ہو کر چھپ جائیں چونکہ انہیں لغت کے حوالے بھی ہونگے۔ اور بعض یاد سے یہ کام ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ان کو لکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ دس منٹ بھی بیٹھکر لکھنا نہیں ملتا۔ کہ دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے اور بعض دفعہ تو اتنے زور سے کھٹکھٹایا جاتا ہے

کہ معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ ٹوٹ جائیگا۔ اور ان کی دستک وارنٹ کے پیادہ کی طرح سخت ہوتی ہے۔ حالانکہ تصنیف کے کام میں جتنی توجہ اور یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ بڑی محنت کے بعد ایک بات ذہن میں قائم کی جاتی ہے۔ جو یک دم دماغ سے ان دستکوں کی وجہ سے نکل جاتی ہے۔ اور دروازہ کھولکر دیکھا جاتا ہے۔ تو ایک رقعہ ملتا ہے کہ میرے لئے دعا کرو۔ یہ کوئی اہم بات نہیں تھی۔ کیونکہ یہ رقعہ ظہر یا عصر کے وقت بھی دیا جاسکتا تھا۔ بعض دفعہ کام کی وجہ سے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ تو آدھ آدھ گھنٹے تک دستک دیتے رہتے ہیں۔ اسوقت اس دستک کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہے۔ کیونکہ اگر وہ شخص سمجھتا ہے کہ میں اندر نہیں ہوں۔ تو پھر اتنی دیر تک دستک دینے کے کیا معنے ہیں اور اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں ہوں۔ اور کسی وجہ سے نہیں بولتا تو پھر اتنی دیر تک دستک دینے سے کیا فائدہ۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی بچہ ہوتا ہے۔ جو تماشے کے طور پر کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ دستک کے ساتھ آواز دے۔ اور السلام علیکم کہے اور بتائے۔ کہ میں فلاں ہوں۔ اور اس آواز سے وہ شناخت ہو جاتا ہے۔ اور پتہ لگ جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے جس کو ہم نے بلایا تھا یا جس سے ملنا ضروری ہے۔ تین دفعہ ایسا کرے۔ اگر جواب نہ ملے۔ تو واپس چلا جائے۔ اور یہ ہر ایک مسلمان کے لئے حکم ہے۔ رسول اور اس کے خلفاء کے لئے جو ایسا نہ کرے۔ وہ لایعقل ہوتا ہے

افسروں کو ہدایت

اس غلطی میں افسروں کا بھی دخل ہے دفتروں کے چپراسی جب آتے ہیں تو وہ اسی طرح دستک دیتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ چپراسیوں کو سمجھائیں کہ وہ جب آئیں۔ تو دستک دیکر السلام علیکم کہیں۔ اور ان کو بھیجیں بھی اسوقت جس وقت کوئی نہایت ضروری کام ہو۔ اب جو چپراسی آتے ہیں۔ دستک دے کے جاتے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ کون ہے۔ تو خاموش رہتے ہیں۔ چاہیئے کہ اگر ضروری کاغذ ہو۔ تو اسوقت بھیجا جائے۔ اور لانے والا بتائے کہ فلاں کام ہے۔

کیونکہ تصنیف کا کام اتنا اہم ہوتا ہے۔ کہ اس میں پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور سانس بھی دبانا پڑتا ہے۔ عام طور پر ایک منٹ میں ایک شخص اٹھارہ سانس لیتا ہے۔ مگر میرے قریباً نصف رہ گئے ہیں یعنی دس یا گیارہ سانس اسوقت یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ سانس لینا بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے یہ کام پورے انہماک اور توجہ کو چاہتا ہے۔ لیکن یہاں دس منٹ بھی توجہ سے بیٹھنے نہیں دیا جاتا۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ نوے فیصدی جو لوگ دستک دیتے ہیں۔ وہ فضول ہوتی ہے۔ اور دعا کے رقعہ دینے والے بھی معمولی رقعے دیتے ہیں۔ اگر کوئی خاص تکلیف ہو۔ اور اسوقت ملنا ضروری ہو۔ تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ مخلوق کی ہمدردی کے لئے ایسا کرنا ثواب کا باعث ہے۔ اسی طرح اگر اہم کام ہو۔ تو افسر آئیں۔ اگر ان کا آنا ضروری ہو۔ ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ اسی سورہ میں ان کے لئے اجازت ہے۔ کہ اکثر لایعقل ہوتے ہیں۔ یعنے جن کو ضرورت کے لئے ایسا کرنا پڑتا ہے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ورنہ ایسے رقعے یونہی ہوتے ہیں۔ یا بعض لوگ آتے ہیں۔ اور الگ ملتے ہیں اور اس وقت کوئی مسئلہ پوچھتے ہیں۔ اسوقت افسوس آتا ہے۔ کہ انہوں نے الگ ہو کر کیوں پوچھا۔ اگر مجلس میں پوچھتے۔ تو دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا۔ علیحدگی میں اس بات کے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مجلس میں بیان نہ کی جاسکتی ہو۔ اگر مجلس میں پوچھیں تو ان کو پوچھنے کی عادت ہو جائے۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچ جائے ٭

یہ ہدایتیں ہیں۔ ان کا مدنظر رکھنا ضروری ہے تمدن ترقی کے لئے ضروری اور تمدن کا اعلیٰ درجہ کا ہونا بھی لازمی ہے۔ چاہیئے کہ ہمارا تمدن اعلیٰ ہو ٭

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو ہر قسم کی خوبیاں حاصل کرنے اور قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ٭

آمین

چند سوالات کے جواب

(از جناب حافظ روشن علی صاحب)

پہلا سوال:۔ تصویر کھینچنا یا کھینچوانا یا معزز جگہ رکھنا برشتۂ شریعت اسلامی کیسا ہے؟

جواب۔ تصویر کے متعلق احادیث صحیحہ میں ممانعت آئی ہے۔ کہ نہ تو گھر میں رکھی جائے۔ اور نہ بنائی جائے۔ لیکن اس حدیث کو اگر اس کے اطلاق پر محمول کریں۔ تو دقت سے خالی نہیں۔ کیونکہ اگر اس حدیث کی رو سے ہر قسم کی تصاویر ممنوع ہو جائیں۔ تو ایک مسلمان اس زمانہ میں اپنے گھر میں نہ تو انگریزی کتاب رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر ان میں تصاویر ہوتی ہیں۔ نہ کوئی اخبار رکھ سکتا ہے نہ روپیہ پیسہ رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ ان پر بھی ہمارے بادشاہ سلامت کی تصویر ہوتی ہے۔ نہ ڈاکخانہ کا ٹکٹ رکھ سکتا ہے۔ اس طرح موجودہ زمانہ کی اکثر چیزیں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ جس سے زندگی دوبھر ہو جاویگی۔ اس لئے اس قسم کی حدیثوں کو ہم مقید کرتے ہیں۔ کہ صرف وہ تصویریں گھر میں رکھنی ممنوع ہیں۔ جن کی پرستش کی جاتی ہے۔ مثلاً مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم کی تصویر یا کسی اور دیوی کی تصویر جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں۔ اس طرح پر موجودہ زمانہ میں [illegible] کھینچنا بوقت ضرورت جائز ہے۔ ویسا ہی اس کو گھر میں رکھنا جائز ہے ٭

دوسرا سوال:۔ ایک مسلمان کتنی لونڈیاں رکھ سکتا ہے۔ اور کیا بغیر نکاح ان سے جماع کر سکتا ہے؟

جواب:۔ لونڈیوں کے متعلق شریعت اسلام نے کوئی حد بندی نہیں کی۔ جتنی رکھ سکتا ہے۔ رکھے۔ اور بغیر نکاح کے ان کے قریب جا سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ والذین ھم لفروجھم حٰفظون الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم (المعارج ع۱) یعنے مومن وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے حفاظت نہیں کرتے۔ اس آیت میں صاف طور پر لونڈیوں سے بغیر نکاح کے خلوت میں ہونے کی اجازت نکلتی ہے۔ کیونکہ اس جگہ

جو لونڈی کا ذکر ہے۔ اگر اس سے مراد منکوحہ لونڈی ہو۔ تو وہ تو ازواج میں شامل ہو جاویگی۔ حالانکہ خدا نے ازواج اور لونڈیوں کا ذکر الگ الگ کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ اسجگہ لونڈی سے مراد وہ ہیں۔ جو ازواج سے خارج ہیں۔ علاوہ بریں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک لونڈی بنام ماریہ قبطیہ مقوقس کی طرف سے بطور تحفہ ملی تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے خلوت کی تھی بغیر نکاح کے۔ اس سے بھی معلوم ہوا۔ کہ بغیر نکاح کے لونڈی سے صحبت ہو سکتی ہے

اب میں وجہ بتاتا ہوں کہ لونڈی سے نکاح کیوں نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ لونڈی اس عورت کو کہتے ہیں۔ جس کے جسم کا کوئی شخص مالک ہو۔ ایسی عورت کو اپنے متعلق کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ تمام اختیارات کا مالک اس کا سید ہوتا ہے۔ اور نکاح میں ایجاب و قبول شرط ہے۔ یعنی نکاح اسوقت منعقد ہو سکتا ہے۔ جب طرفین اس کو اپنے متعلق واجب اور قبول کر لیں۔ دوسرے لفظوں میں اسکا یہ مطلب ہوا کہ نکاح انہی سے ہو سکتے ہیں۔ جن کو ایجاب و قبول کا اختیار ہو۔ اب چونکہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ لونڈی کو اپنے متعلق کسی قسم کا اختیار اپنے متعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ تو محل نکاح ہی نہیں اسلئے سید یعنی مالک کو اجازت ہے کہ وہ بغیر نکاح کے اس کے پاس جاسکے۔ کیونکہ جب وہ اس عورت کا مالک ہے۔ تو وہ اسکی شرمگاہ کا بھی مالک ہے ؀

تیسرا سوال:۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ الخ اگر مرزا صاحب علیہ السلام نبی ہیں تو آپ کس قوم کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور کیا آپ نے اپنی قوم کو اسی کی زبان میں تبلیغ کی؟

جواب۔ جس طرح کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے۔ لیکن چونکہ عرب میں مبعوث ہوئے تھے آپ نے عربی زبان میں تبلیغ کی۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام مبعوث تو ہوئے تمام دنیا کی طرف اور کل دنیا کی اقوام آپ کی قوم ہے۔ لیکن چونکہ آپ انڈیا میں مبعوث ہوئے۔ اور انڈیا کی زبانوں میں سے چونکہ اردو زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ اسلئے آپ نے اردو میں زیادہ کتابیں رسالے لکھے۔ اور آپ نے اسی زبان میں تبلیغ کے کام کو سرانجام دیا۔ اور مذہبی زبان عربی تھی۔ اس لئے عربی میں بھی کتابیں لکھیں۔ اور آبائی زبان فارسی تھی اسلئے اسمیں بھی تصانیف کیں ؀

چوتھا سوال:۔ مولوی نورالدین صاحب احمدی ہونے سے پہلے کافر تھے یا مسلمان؟

جواب۔ کافر اسلامی اصطلاح میں کسی مامور کے منکر کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مولویصاحب مسیح موعود کے دعویٰ کو سنکر معاً ایمان لے آئے۔ اور انھوں نے نہ انکار کیا اور نہ ہی مقابلہ کیا۔ لہذا آپ مسلمان تھے ؀

پانچواں سوال۔ حضرت عیسیٰ کتنی عمر میں نبی ہوئے۔ اور آنحضرت کتنی عمر میں۔ اور کیا مسیح کا نبی کریم سے پہلے بالغ ہونا انکی فضیلت نہیں ہے

جواب۔ نہ قرآن میں لکھا ہے۔ اور نہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ کس عمر میں حضرت مسیح روحانی طور پر بالغ ہوئے۔ حدیث میں تو صرف یہ ذکر ہے کہ انکی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی اور یہیں باقی انجیل میں لکھا ہے کہ تیس سال میں آپ بالغ ہوئے۔ ہم چونکہ موجودہ انجیل کو محرف مبدل مانتے ہیں اسلئے انجیل ہماری نظر میں قطعاً قابل حجت نہیں۔

اور علاوہ ازیں جسمانی زندگی میں پہلے بالغ ہونا کوئی فضیلت نہیں۔ تو روحانی زندگی میں کیونکر فضیلت سمجھی جاویگی بلکہ جلدی بالغ ہونے والے جلدی بڈھے ہوتے ہیں اسی واسطے مسیح کی تعلیم جلدی مٹی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تو قیامت تک نہ مٹیگی ؀

چھٹا سوال:۔ مجددین کے نہ ماننے کے کیا نقصانات ہیں

جواب:۔ مجددین کا کام مذہب کی تجدید ہوتی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہو جانے کی وجہ سے جو دل پر ایک قسم کا زنگ لگ جاتا ہے۔ غفلت غالب ہو جاتی ہے۔ اسکو دور کرنے کے لئے مجددین آتے ہیں۔ سو جو شخص مجددین کو نہ مانیگا۔ اس کے قلب کی صفائی اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔ اور جو زنگ چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ باقی اگر کوئی مجدد مجدد بھی ہو اور برتبہ مجدد بھی ہو۔ تو ماموریت کے انکار سے کفر لازم آتا ہے

ساتواں سوال۔ دنیا کی عمر کتنی ہے۔ اور کتنی باقی ہے؟

جواب۔ اصل میں تو یہ علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں کیونکہ تاریخ قطعاً محفوظ نہیں۔ ہاں تمام علماء یہ کہتے ہیں کہ ہم اس زمانہ میں ساتویں ہزار میں ہیں۔ بعد دنیا کی عمر سات ہزار ہے ؀

صداقت مسیح موعود پر گفتگو

مابین حضرت حافظ روشن علی صاحب و ابوالبشارت مولوی جلال الدین صاحب شمس و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری منجانب غیر احمدیاں

مورخہ ۳۱ جون ۱۹۲۲ء کو مباحثہ مسئلہ نبوت مسیح موعود و حیات و ممات مسیح ناصری پر ہوا۔ بحث مسئلہ نبوت مابین حافظ روشن علی صاحب و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۳ گھنٹہ تک رہی۔ اور بحث مسئلہ حیات و ممات مسیح مابین مولوی جلال الدین صاحب فاضل اور مولوی ثناء اللہ صاحب ۲ گھنٹہ تک رہی۔ اور یہ شرط قرار پائی کہ فریقین قرآن و حدیث سے اپنے اپنے استدلال پیش کرینگے۔ اور قرآن کو مقدم رکھینگے۔ مگر افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی اصولی بات پر نہ آئے۔ اور دیدہ دانستہ حق پوشی کرنے کیلئے طرح طرح کے حیل سے کام لیتے رہے۔ مگر احمدی مناظرین نے بڑی صفائی سے نبوت مسیح موعود کو ثابت کر دیا۔ اور وفات مسیح کھلے طور پر دلائل قرآنی سے ظاہر کر دی۔ جس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہوا ہی نہیں دخل کے ہرگز نہ دے سکے۔ اور قرآنی الفاظ و احادیث کے غلط معانی بیان کرتے رہے۔ چونکہ مولوی صاحب کی تقریر کا اکثر حصہ تمسخر میں گذرتا تھا۔ لہذا میں اس حصہ کو چھوڑ کر اصل مضمون فریقین کے بیان کرتا ہوں جو بطور استدلال کے پیش کئے گئے ؀

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ حدیث میں لانبی بعدی آیا ہے۔ اور یہ لکھا ہے کہ اس امت میں تیس ۳۰ دجال ہونگے جو دعویٰ نبوت کرینگے۔ پس مرزا صاحب (نعوذ باللہ) انہیں میں کے ایک ہیں۔

حافظ صاحب۔ افسوس ہے کہ آپ نے حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کر دیا۔ اور آپ قرآن کوئی ثبوت نفی نبوت کا پیش نہ کر سکے۔ مگر میں پہلے اثبات نبوت قرآن سے ثابت کرتا ہوں (۱) اما یاتینکم رسل منکم الآیہ پ ۸ (۲) اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس الآیہ یہاں یاتین اور یصطفی صیغہ مضارع ہے جو حال اور استقبال کیلئے آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول ہمیشہ آتے رہینگے (۳) فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الآیہ پ ۵ اگر بذریعہ دعا صراط الذین انعمت علیہم۔ اس امت میں صالح اور شہداء اور صدیق ہو سکتے ہیں۔ تو نبی کیوں نہیں ہو سکتے۔ اگر نبی نہیں ہو سکتے۔ تو النبیین کا جملہ باطل ٹھہرتا ہے۔ اور حدیث لانبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ شارع نبی نہیں آسکتا۔ دیکھو مجمع البحار اور فتوحات مکیہ وغیرہ اور لا نفی جنس کا نفی ذات کی ہی نہیں کرتا۔ بلکہ بعض دفعہ نفی صفت کی بھی کیا کرتا ہے مثلاً لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ لاصوم لمن لم یبیت۔ لادین لمن لاعہد لہ۔ لاایمان لمن لاامانۃ لہ۔ نماز رکوع میں شامل ہونے کی ہوتی ہے۔ اور یہ نہیں کہ عہد بغیر کوئی دین کا میں ہی نہیں۔ اور امانت کے بغیر ہی ایمان حاصل ہوتا ہے بلکہ نفی کمال دین و ایمان کی نفی ہے۔ اور تیس ۳۰ دجال کے متعلق جو کہا ہے یہ محض غلط ہے کیونکہ دجال وہ مدعی نبوت ہے۔ جو آنحضرت کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپ کے امتی ہونے سے انکار کرے۔ دوم کیونکہ ایسے مدعیان نبوت حضرت مرزا صاحب سے پہلے گذر چکے۔ اور انکی تعداد پوری ہو چکی ہے دیکھو حجج الکرامہ و اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم جلد ۷ صفحہ ۲۵۸

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ جہاں حدیث قرآن کے خلاف ہو۔ وہ درست نہیں۔ قرآن میں خاتم النبیین آیا ہے۔ جو لانبی بعدی کے موافق ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدی اگر مع کے معنے ساتھ کے لئے جاویں تو ان اللہ مع الصابرین کے معنے ہونگے کہ خدا صابروں کے ساتھ ہے۔ کیا یہ مان لیں کہ صابر خدا ہو سکتا ہے

حافظ صاحب کا دل اور ہے زبان اور۔ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اور لا صوم لمن لم ینو۔ میرے عقیدہ میں درست نہیں۔ کیونکہ لا نفی جنس کا ہے۔ اگر لا کے پیچھے فتح ہو تو لا نفی جنس کا ہوتا ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ اور اما یاتینکم رسل منکم کے بجائے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اما یاتینکم منی ھدی۔ اور یہ واقعہ حضرت آدمؑ کے وقت کا ہے اور یہ کہ اما حرف شرط ہے جسکا پورا ہونا ضروری نہیں۔

حافظ صاحب مولوی صاحب نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میرا دل اور ہے۔ اور زبان اور ہے۔ افسوس کہ مولوی صاحب نے ایسا افترا کرتے ہوئے خدا کا خوف نہ کیا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جس طرح میرا زبانی دعویٰ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعودؑ خدا کے سچے نبی ہیں۔ ویسے ہی دل سے بھی مجھے یقین واثق ہے۔ کہ آپ واقعی خدا کے نبی تھے۔ نیز یہ بھی افسوس ہے کہ میں نے جو آیات اثبات نبوت میں پیش کی ہیں انکا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔ البتہ منی ھدی میں فرمایا ہے۔ کہ یہ معاملہ آدم کے وقت کا ہے۔ اگر یہ درست ہے اور شرط کا پورا ہونا ممکن نہیں تو بتاؤ کہ کیا ہدایت آدم کے وقت میں ہی کافی تھی۔ یا اب بھی ضرورت ہے۔ نیز آدمؑ کو تو یہ بھی حکم ہے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد کیا اس وقت تمام مساجد موجود تھیں۔ جنہیں مزین کرنا اور جنمیں زینت اختیار کرنا حکم تھا۔ اور اب نہیں۔ مقام غور ہے۔ اور مولوی صاحب نے خاتم کے معنے لانبی بعدی کئے ہیں۔ اور استدلال قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدی کو پیش کیا ہے۔ مگر حدیث سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا لانبی بعدی کے خلاف ہے تبھی تو عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ تم خاتم النبیین تو ضرور کہو مگر یہ نہ کہو کہ آنحضرتؐ کے بعد ہرگز نبی نہیں آ سکتا۔ یہ مولوی صاحب کا صریح مغالطہ ہے جو خاتم النبیین اور لانبی بعدی کو ایک معنے میں بیان کر رہے ہیں۔ اور لفظ مع سے جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس امت کی معیت عملی [illegible] اور شہداء سے ہو جاتی ہے معیت کیا بلکہ خود اس امت میں صالح۔ صدیق۔ شہید ہو سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نبیوں کی معیت نصیب نہیں ہو سکتی یعنی نبی نہیں بن سکتے۔ اور مع کے معنے من کے بھی آتے ہیں۔ نہ کہ ساتھ جیسے کہ وتوفنا مع الابرار میں مذکور ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ جب کوئی نیک آدمی مرے ہم بھی ساتھ ہی مرجائیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ الٰہی ہمیں نیک کر کے مارنا یعنی نیک بنا کر وفات دینا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ قرآن میں آیا ہے۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا یعنی فرشتوں کی رسالت کیا ہے۔ پھر توفتہ رسلنا یعنی وفات کے وقت ہمارے ملائکہ رسول آکر موت دیتے ہیں۔ اور حافظ صاحب نے یہ تو فرمایا کہ خاتم کے معنے نبی بنانیوالا کے ہیں۔ مگر یہ نہیں فرمایا کہ پہلے نبی یا پچھلے نبی۔ اب معیار صداقت مرزا صاحب انہیں کی کتابوں سے پیش کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آویگی اور پھر یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اس سے نکاح کریگا۔ تو وہ نکاح کرنے سے عرصہ ۲½ سال تک مرجاویگا۔ جیسا کہ شہادۃ القرآن صفحہ [illegible] میں ہے۔ اگست ۱۸۹۴ء تک مرزا سلطان محمد کا مرجانا لکھا ہے۔ اور ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ میں لکھا ہے کہ یہ تقدیر مبرم ہے جو ہرگز نہیں ٹل سکتی۔ مگر دیکھو سلطان محمد کو عرصہ قریباً بیس بائیس سال کا گذرتا ہے وہ جنگ میں بھی گیا اور اسکو گولی گردن سے لگی اور سر سے نکل گئی مگر اس کو موت نہ آئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی چونکہ پوری نہیں ہوئی اسلئے جھوٹے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ سلطان محمد نے لکھا ہے کہ میں مرزا صاحب کو نیک بزرگ سمجھتا ہوں ٹھیک نہیں۔ ممکن ہے کسی اور وجہ سے یہ لکھا لیا ہو۔

حافظ صاحب اللہ یصطفی کے معنی تو مولوی صاحب نے کر دئے ہیں۔ اور ملائکہ رسل کا سلسلہ مانا ہے۔ مگر الناس کا ذکر نہیں کیا معلوم نہیں کہ مولوی صاحب ومن الناس کیوں ہضم کر گئے۔ اور یہ نہیں بتایا کہ نبوت کس طرح گم ہو گئی۔ اور معیار صداقت جو قرآن کریم سے پیش کرنے چاہیئے تھے۔ آپ نے پیش نہیں کئے اب میں معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں۔ پھر آپ کے اعتراضات کا جواب دونگا۔

معیار اول۔ ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ۔ افلا تعقلون حضرت نبی کریم محمد رسول اللہؐ نے نبوت سے پہلے اپنی چالیس سالہ زندگی میں دیانت وامانت اور کسی پر جھوٹ اور افترا نہ کرنے کو اپنی صداقت کا معیار پیش کیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ جبکہ میں نے اتنے عرصہ میں جبکہ کسی انسان پر افترا نہیں کیا تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ آج میں خدا پر افترا کرنے لگ جاؤں۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت بھی اس معیار سے ثابت ہو سکتی ہے۔ اول المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی اپنے اشاعۃ السنۃ جلد ۷ میں براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں ایسا کوئی خادم اسلام پیدا نہیں ہوا جسنے مالی جانی قالی لسانی قلمی رنگ میں ایسی خدمت اسلام کی ہو جیسی حضرت مرزا صاحب نے کی۔ اور بہت سے غیر مذاہب کے اشخاص ابھی تک زندہ موجود ہیں جنہوں نے آپ کا زمانہ پایا۔ اور وہ آپ کے مداح چلے آتے ہیں پس ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب واقعی سچے اور راستباز تھے۔

معیار دوم لو تقول علینا بعض الاقاویل الآیہ یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تو بھی بعض باتیں اپنی طرف سے بنا بنا کر ہمارے ذمہ لگاتا یعنی جھوٹے الہام بیان کرتا تو ہم تیرا داہنا ہاتھ پکڑ کر تیری شاہ رگ کاٹ دیتے اور تجھے ہلاک کر دیتے۔ آپ نے دعوی نبوت سے ۲۳ سال تک کیا پس تیئس سالہ زندگی راستبازوں کیلئے معیار ٹھہری۔ اور ایسا ہی شرح عقائد نسفی میں مذکور ہے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب نے قریباً پینتیس ۳۵ چھتیس ۳۶ سال تک دعوی نبوت کیا ہے پس آپ بطریق اولیٰ سچے اور راستباز ثابت ہوئے۔

معیار سوم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم الآیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت میں ایک شخص نے جو آپ پر مخفی ایمان لا چکا تھا اجلاس عام میں کہا اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکے جھوٹ کا وبال اسکی گردن پر ہوگا۔ اور اگر یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے تو اس کے بعض وعدے جنسے ڈراتا ہے تمہیں ضرور پہنچینگے۔ ایسا ہی اس دلیل سے حضرت جناب مرزا صاحب کی سچائی بھی تسلیم کی جا سکتی ہے۔

اب میں آپ کے اعتراض کا جواب دیتا ہوں کہ توبہ اور رجوع سے بعض شرطی پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں جیسا کہ یونس نبی کے واقعہ سے ظاہر ہے کہ آپ نے قوم کی نسبت چالیس دن تک عذاب آسمان سے آنیکا وعدہ کیا مگر وہ نہ آیا باوجودیکہ یہ شرطی پیشگوئی نہ تھی حضرت یونس کی قوم کتنی دفعہ عذاب آنے پر رجوع کرتی اور پھرتی رہی۔ مگر انہوں نے سچے دل سے تسلیم نہ کیا۔ ایسا ہی مرزا سلطان محمد نے رجوع کیا جو اسکی چٹھی سے ظاہر ہے تو وہ بچ گیا۔ اگر اب بھی مرزا سلطان محمد صاحب حضرت مرزا صاحب کو نیک بزرگ تسلیم نہیں کرتے تو ان سے تکذیب کا اشتہار دلاؤ۔ پھر قدرت خدا کا کرشمہ دیکھو۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ تقدیر مبرم کسی صورت سے نہیں ٹل سکتی

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

عینک سے نجات پانیکا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعودؑ اور حکیم الامتہ خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ ... پڑبال لائی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کردے قیمت سرمہ فی تولہ ۸ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دو نخود صبح کے وقت دودھ میں استعمال کریں قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

المشتہر احمد نور کابلی سوداگر۔ قادیان۔ پنجاب

دنیا میں بہشتی زندگی

اگر آپ دنیا میں بہشتی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو سورۂ نور کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مطالعہ کیجئے جس میں تمدنی معاشرتی اور خانگی اہم امور کے بارے میں خدا تعالیٰ کے ارشادات بتائے گئے ہیں۔ قیمت عہ تفسیر القرآن پارہ ۲۸ فرمودہ حضرت خلیفہ ثانی ۱۲ر احسانات مسیح موعودؑ ۱ر صداقت مسیح موعودؑ ۲ر

پتہ۔

دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان۔ پنجاب

امرتسر بڑی تجارت کی منڈی ہے

ہر ایک قسم کا مال مثل نیاری۔ بزازی۔ لوہار۔ لکڑی چمڑا شال۔ غلہ گوٹا۔ اور جس جس قسم کا چاہیں۔ ہماری معرفت منگائیں۔ انشاء اللہ عمدہ اور کفایت روانہ ہوگا۔ نرخ دینے چاہئیں۔ نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بنک۔ سارا روپیہ پیشگی روانہ کرنیوالوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ اگر کسی قسم کا مال فروخت کرانا ہو تو آڑہت پر ہو سکتا ہے۔

احمدی برادرس امرتسر

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دار الرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵۰ روپے اور للعہ ہے محلہ دار الفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵ر اور ۵ر ہے

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان پنجاب۔

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور و معروف ہر دلعزیز خضاب ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار و بیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس عہ مع برش ۹ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

پتہ

منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

ہندوستان کی خبریں

مسٹر مظہر حق پر مقدمہ مسٹر مظہر الحق نے اپنے اخبار "مدرلینڈ" میں جیل خانوں کے انتظام کے متعلق مضامین لکھے تھے۔ جن کی بنا پر ان کے خلاف انسپکٹر جنرل جیل خانجات نے سب ڈویژنل آفیسر پٹنہ کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ جس پر مسٹر مظہر حق کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود سب ڈویژنل آفیسر کی عدالت میں حاضر ہو گئے۔ انہیں ۲۲ جولائی کو پھر عدالت میں حاضر ہونے کے لئے کہا گیا۔

مہنتوں کا وفد سر میناڈ کی خدمت میں شملہ ۱۷ جولائی۔ آج صبح آل انڈیا اداسی (نانک شاہی مہنت) مہامنڈل کی طرف سے دس مہنتوں کے ایک وفد نے آنریبل سر جان میناڈ رکن مجلس منتظمہ حکومت پنجاب سے ملاقات کی۔ اس وفد نے اکالیوں کی تحریک کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔ اور اس مسودہ کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔ جسے پچھلے دنوں حکومت پنجاب کے سامنے پیش کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔ مہنتوں نے زور دیا کہ گوردواروں کے جھگڑے چکانے کے لئے کمشنروں کی جو انجمن مقرر ہو اس میں مہنتوں کی نمائندگی ہونی چاہئیے۔ وفد نے کہا۔ کہ اگرچہ نانک شاہی مہنت اور اکالی دونوں سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے اعتقادات اور رسوم مذہبی اصولاً اسی طرح مختلف ہیں جس طرح عیسائیوں میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک۔ اداسیوں کو نکالنے اور اکالیوں کو آباد کرنے سے یہ مراد ہے کہ ایک جماعت کی بیخ کنی کی جا رہی ہے۔ اور اس کی رقیب جماعتوں کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوردوارے ان کے آباؤ اجداد نے بنائے تھے۔ اور وہ ان کے حقیقی وارث و مالک ہیں۔

فوجی سپاہیوں اور پولیس میں جھگڑا لکھنؤ ۱۴ جولائی۔ بدھ کی رات کو لیبر کور کے چند ہندوستانی سپاہیوں اور پولیس کے آدمیوں کے درمیان چوک میں تکرار ہو گئی۔ طرفین کے ایک درجن آدمی زخمی ہو گئے۔ تکرار کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک پھلیرے اور ایک سپاہی کے درمیان تنازعہ ہو گیا۔ موخر الذکر نے قیمت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور پولیس نے مداخلت کی تھی۔ ۱۳ فوجی گرفتار ہوئے ہیں۔

مسجد میں نماز پڑھنے پر جھگڑا بنگلور ۱۴ جولائی۔ دو مسلمان فرقوں نے مسجد میں نماز پڑھنے کے استحقاق کی نسبت مجسٹریٹ کے روبرو درخواست دی ہے۔ ایک پارٹی دوسری کی نسبت کہتی ہے کہ انہوں نے بغیر اجازت مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی اور دوسرے کہتے ہیں۔ کہ انہیں اس کا آزادانہ حق حاصل ہے۔ بموجب اطلاع پولیس مجسٹریٹ نے دونوں پارٹیوں کا داخلہ مسجد تا فیصلہ بند کر دیا ہے۔

میاں فضل حسین اور اخبار ویدیش ویدیش نے مسز سروجنی نائیڈو کی ٹی پارٹی کے سلسلہ میں جو میاں فضل حسین وزیر تعلیم پر بیجا حملہ کیا تھا۔ اس کے متعلق مفصل واقعات بیان کرنے کے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ ہمارا سابق ریمارک کہ کثیر التعداد ہندو اصحاب جن کو مدعو کیا گیا تھا۔ پارٹی میں شریک نہیں ہوئے۔ مبالغہ آمیز تھا۔ اور ہمیں اس کے تسلیم کرنے میں ذرا تامل نہیں ہے۔

"ضیافت پنچ" سے معافی کا مطالبہ کچھ دن ہوئے۔ امرتسری پیکر اخبار "ضیافت پنچ" نے مقامی گرل سکول کے متعلق لکھا تھا۔ کہ وہاں لڑکیوں نے رقص کیا۔ اور بعض فحش حرکات کیں بلدیہ امرتسر نے پرنسپل سے جواب طلب کیا تو انہوں نے اس واقعہ کی قطعی تردید کی۔ اس پر بلدیہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۰ جولائی میں فیصلہ کیا کہ مدیر "ضیافت پنچ" سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ اس واقعہ کی اپنے اخبار میں اور کئی اخبارات میں تردید کرائے۔ اور معافی مانگے۔ ورنہ اس کے خلاف مقدمہ توہین جاری کیا جائے گا۔

ڈاکٹر سپرو کا جانشین اخبار بنگالی کلکتہ کو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سپرو کی جگہ پر سر حسین لالی سیتلواد ممبر ایگزیکٹیو کونسل گورنمنٹ بمبئی کا تقرر عمل میں آئیگا۔

سر ہنری شارپ کی روانگی شملہ ۱۳ جولائی۔ سر ہنری شارپ سکرٹری تعلیم گورنمنٹ ہند آج انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔

دنیا کا پیادہ سیاح کراچی ۱۳ جولائی۔ مسٹر سائرل ڈبلیو۔ جے بکی پیننگ کا ایک برطانوی رعایا ۹ ہزار میل طے کر کے کراچی آیا ہے۔ وہ مغرب کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے وہ گھر سے ستمبر ۱۹۱۸ء میں روانہ ہوا تھا۔ اور چاہتا ہے کہ دنیا کو پیدل چلکر فتح کرے۔ اس کے پاس کوئی ہتھیار روپیہ یا کوئی اور چیز نہیں ہے۔

ایک کشتی کی غرقابی سے چار ہزار کا نقصان کراچی ۱۵ جولائی۔ کراچی کو خال ہی میں ایک کشتی روانہ ہوئی تھی۔ جس میں تقریباً چار ہزار روپیہ کی اشیائے خوردنی کپڑا اور دیگر سامان لدا ہوا تھا۔ منوڑہ گاد ہیڈ کے قریب ڈوب گئی ہے۔

مہم کوہ ایورسٹ کہاں ہے سٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ عرصہ دراز تک مہم کوہ ایورسٹ کی گمشدگی کے باعث سرکاری طور پر تحقیقات کی جا رہی ہے۔

فیروزپور کے مقدمہ قتل کا فیصلہ لاہور ۱۵ جولائی دولا نامی ایک شخص نے بروئے وصیت اپنے آٹھ بیٹوں میں سے دو کو محروم الارث قرار دیا تھا۔ پریوی کونسل نے بھی اس دیوانی مقدمہ میں وصیت کو قائم رکھا۔ ان دونوں بیٹوں اور ان کی جماعت نے باقی ماندہ بیٹوں متوفی کے گھروں میں گھس کر بے رحمانہ طور پر مردوں عورتوں اور نابالغ بچوں کو قتل کر دیا۔ ایڈیشنل سشن جج نے قتل کے مقدمہ میں فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ تیرہ ملزمان کو پھانسی کی اور دو کو علی الدوام بعبور دریائے شور کی سزا دی ہے۔

ماوراء بحر سے فوجوں کی آمد شملہ ۲۵ جولائی رسالہ ۲۶ (اول دستہ) پنجابی بٹالین نمبر ۲۲ ہندوستان واپس آگئی ہے۔ اور پشاور اور جہلم کو علی الترتیب روانہ ہو گئی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

ترکی یونانی مظالم کی تحقیقاتی کمشن لنڈن۔ ۱۴ر جولائی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی حکومت نے اب اس بات کو مان لیا ہے۔ کہ اناطولیہ میں یونانی اور ترکی مظالم کی بیان کردہ داستانوں کی تحقیقات کرنے والی کمشن [illegible] غیر جانبدار لوگوں کی ہونی چاہیئے۔ کہ اتحادی [illegible] ابھی تک اصطلاحی طور پر ٹرکی کے ساتھ برسر جنگ ہیں۔

پیرس کے بازار میں سنسنی موسیو ملراں صدر جمہوریہ اور دیگر سفرا قومی میلہ سے واپس آ رہے تھے۔ کہ ایک بیس سالہ نوجوان نے صدر کے محافظ موسیو نودین پر ریوالور کے دو فائر کئے نشانہ خطا گیا۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے اپنا نام گستیو بوٹ بتایا ہے۔ اور وہ فرانسیسی معلوم ہوتا ہے۔

جمہوریہ کارک کی افواہ لنڈن۔ ۱۴ جولائی۔ کارک میں جمہوریہ کا اعلان کئے جانے کی افواہ غلط ہے۔ شہر میں خاموشی ہے۔

عبداللہ مسجد قاہرہ کی چھت گر گئی قاہرہ۔ ۱۳ر جولائی۔ عبداللہ مسجد کی چھت گر جانے سے چودہ آدمی ہلاک اور بیس سخت زخمی ہوئے ہیں۔ مسجد کی قیمتی اشیاء کا سخت نقصان ہوا ہے۔

ترکی اور یونانی لشکر کے اعداد و شمار عساکر ترکیہ کی تعداد اناطولیہ کے جنوبی اور مشرقی حدود پر ایک لاکھ جنگ آزماؤں تک پہنچ گئی ہے اور یونانیوں کے مقابلہ میں محاذ جنگ پر ڈیڑھ لاکھ جنگ آزما پڑے ہوئے ہیں۔ یونانی لشکر کی تعداد پچانوے ہزار سپاہیوں اور پچیس ہزار والنٹیروں پر مشتمل ہے۔

ایک کان کی تباہی لنڈن۔ ۱۴ر جولائی۔ سٹرلنگ شائر میں ایک کان میں دھماکا ہونے سے ۱۲ آدمی مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے۔

فلسطین کے عربوں کی بے چینی لنڈن۔ ۱۰ر جولائی۔ بیت المقدس سے لنڈن ٹائمس کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ عربوں کی کانگریس نے اپنے حال کے ایک جلسہ میں تمام دنیا کی اطلاع کے لئے ایک پرزور صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ جس میں اس امر کی سختی سے شکایت کی گئی ہے۔ کہ لارڈ بالفور کے اعلان میں فلسطین کی حکمبرداری کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ عربوں نے ۱۳ر جولائی کو تمام فلسطین میں برطانوی حکمبرداری کی مخالفت میں ایک زبردست اسٹرائک کرنیکا اعلان کیا ہے۔ مسٹر چرچل نے حال میں مسئلہ فلسطین پر جو تقریر کی تھی اس کے خلاف عربوں کی بے چینی اور ناراضگی اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔

عربوں کی برٹش قوم سے شکایت لنڈن۔ ۱۰ر جولائی فلسطین کے عربی وفد نے جو آجکل انگلستان میں مقیم ہے ایک چٹھی اخبارات میں شائع کرائی ہے جس میں اراکین وفد نے برٹش پبلک سے اس بات کی سخت شکایت کی ہے۔ کہ فلسطین کے باشندوں کی مرضی کے خلاف وہاں انگریزوں نے اپنی حکمبرداری قائم کی ہے جس سے برطانیہ کے اسی طرز عمل سے تمام اسلامی دنیا میں اس کے خلاف سخت جوش اور ناراضگی پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر چرچل ہنوز اپنی پالیسی پر بضد قائم ہیں حالانکہ اکثر وزراء نے ان کو سمجھایا بھی۔ کہ وہ فلسطین کے معاملہ میں اپنی پالیسی بدل دیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے

جرمنی خود دیوالیہ بنا ہے لنڈن۔ ۱۰ر جولائی۔ لنڈن کے ماہرین کی رائے میں جرمنی کے ساہوکاروں نے بالارادہ اپنے مارک کی قیمت بہت زیادہ گھٹا دی ہے۔ تا کہ وہ جرمنی کی تجارت کو زیادہ مستحکم بنیاد پر ترقی دے سکیں اور دیگر ممالک کے تاجروں سے مقابلہ کر کے کم قیمت پر اپنا مال فروخت کریں۔ اسی طرح سے وہ تاوان جنگ کے مطالبات کو روک سکتے ہیں۔

چینی حکومت کے باغی گروہ کا فرار لنڈن۔ ۱۱ر جولائی۔ چینی جنرل جنان لینگ جس نے گذشتہ مہینے جنوبی پریزیڈنٹ سن یات سن کے خلاف بغاوت کر کے کانٹن فتح کر لیا تھا۔ اس نے اب وہامپوا کے قلع فتح کر لئے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ سن یات سن ایک کروزر جہاز میں سوار ہو کر شنگھے کو فرار ہو گیا ہے۔

حرمین شریفین کے درمیان سلسلہ ریل کلکتہ۔ ۱۴ر جولائی۔ انگلش مین کو معلوم ہوا ہے کہ مکہ شریف کے دولتمند عربوں نے مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے درمیان ریلوے لائن مرتب کرنے کیلئے ایک کمپنی بنائی ہے مدینہ دمشق اور حلب کے درمیان آگے ہی ریل بنی ہوئی ہے

مسٹر ڈی ولیرا کارک میں یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ کارک میں مسٹر ڈی ولیرا فوج کی سرگردگی کر رہا ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر کالنز اور مسٹر ڈی ولیرا کا مقابلہ ہو گا۔

برطانیہ کی روس کے ساتھ صلح کی خواہش لنڈن۔ ۱۳ر جولائی اخبارات میں اب اہم سوال روس کے ساتھ آئیندہ تعلقات کا ہے۔ توقع ہے کہ تمام ممالک روس کے ساتھ علیحدہ علیحدہ گفت و شنید کریں گے۔ اٹلی علیحدہ معاہدہ کرنے کے لئے بہت متردد ہے۔ اور برطانیہ میں بھی اس قسم کی ایک زبردست رائے پائی جاتی ہے۔

ایک برطانی افسر پر فائر قاہرہ۔ ۱۴ر جولائی۔ فوج کے محکمہ تنخواہ کے لفٹنٹ کرنل بگٹ پر آج وسط شہر میں فائر کیا گیا۔ اور ایسے طریق پر زخمی کیا گیا۔ جو یقین کیا جاتا ہے کہ مہلک ہے حملہ آور فرار ہو گئے۔

آئرلینڈ کی خوفناک حالت لنڈن۔ ۱۵ر جولائی۔ آئرلینڈ کی اقتصادی زندگی پر اس وقت جو بادل منڈلا رہے ہیں وہ روز بروز تاریک صورت اختیار کرتے جاتے ہیں بعض مقامات بالخصوص لمرک کے شہری فاقہ کشی کی حالت میں ہیں آزاد آئرلینڈ کی افواج کے زخمی اور مقتول آدمیوں سے لدی ہوئی گاڑیاں ڈبلن میں پہنچ رہی ہیں

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)